Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

اِنباءُ المصطفیٰ بحالِ سِرّ و اخفیٰ

۱۳۱۸ھ

علمِ غیبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف: امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

پروگریسو بکس ۴۰ بی اردو بازار لاہور

Marfat.com

نام کتاب : ——— اِنباءُ المُصطفیٰ بحال سِرّ و اخفیٰ

مصنف : ——— اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب : ——— مفتی شجاعت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ

صفحات : ——— ٦٤

ناشر ——— میاں شہباز رسول

پرنٹرز ——— گنج شکر پرنٹرز لاہور

قیمت ——— ١٨/- روپے

پروگریسو بکس ۴۰۔ اردو بازار لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم

روحِ ایماں، مغزِ قرآں، جانِ دیں
ہست حبِ رحمتہ للعالمیں (اقبالؒ)

صلی اللہ علیہ وسلم

تحریکِ تجدیدِ عشقِ رسُول

امتِ مسلمہ کا مقدر رہی کہ جب کبھی ضلالت و غوایت کی تاریک گھٹائیں اس پر مسلط ہو جاتی ہیں تو اللہ کی جانب سے ان تاریکیوں میں اجالے پھیلانے والے نفوسِ قدسیہ وارد ہوتے ہیں۔ یہ حضرات "مجدد" کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ (از ۱۲۷۲ھ تا ۱۳۴۰ھ) اسی سلسلے کے فردِ منفرد تھے۔

پیدائش کے وقت کے حالات

اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی ذات امتِ مسلمہ کے لئے ایسے وقت میں فرشتۂ نجات بن کر ظاہر ہوئی جبکہ امتِ مسلمہ کا سفینہ بیچ منجدھار میں ہچکولے کھا رہا

Marfat.com

تھا. آپ کی خدمت کی وقعت واہمیت اس وقت آشکار ہوگی جب اس ماحول پر نگاہ ڈالیں جس میں آپ نے کام کیا. صورت حال یہ تھی کہ انگریز نے سرزمین ہند میں قدم رکھتے ہی ایسی تدابیر اختیار کرنی شروع کر دیں جن کے ذریعے، وہ اس سرزمین پر اپنی سلطنت کو بقائے دوام دے سکے. اس نے مختلف سازشی جال بچھائے. اسے ہندوؤں سے چنداں خطرہ نہ تھا. اسے ڈر تھا تو مسلمانوں سے وہ سمجھتا تھا کہ ان سب کو اگر تہ تیغ کیا جائے تو یہ دور از کار ہے اس لئے اس نے سوچا کہ مسلمانوں کی اجتماعیت کی گردن پر افتراق کی تلوار چلاؤ، جو اس امت مسلمہ کو (جو محبت میں ایک جسم کی طرح ہے) خود اپنی موت مرنے پر مجبور کر دے، یعنی خواہ ان کے جسم باقی رہ جائیں مگر ان میں سے روح نکل جائے اس لئے اس نے ایک طویل المیعاد خطرناک منصوبہ بنایا اور وہ منصوبہ یہ تھا کہ امت مسلمہ کے قلوب سے ،،عشق رسول،، کے جذبے کو نکال دیا جائے. تو پھر یہ کھوکھلے صنوبری جسم ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے. ان میں جو ولولہ، جوش اور امنگ ہے عشق رسول ہی کی وجہ سے ہے. اس قوم کا بھرم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے ہے۔

در دل مسلم مقام مصطفےٰ است

آبروئے ما ز نام مصطفےٰ است (اقبالؒ)

اگر اس قوم کو قومی موت مارنا ہے تو ضرور ہے کہ اس سے عشق رسول کے جذبے کو چھین لیا جائے ؎

تا شعار مصطفےٰ از دست رفت

قوم را رمز بقا از دست رفت

Marfat.com

لیکن عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بسیط چیز نہیں یہ ایک مسلسل نظام ہے، اس کا ایک جامع فلسفہ ہے اور اس کی بنیادیں گہری ہیں۔ یہ ایک نوبہار درخت ہے۔ اس کی جڑیں دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اگر اس کی بہاروں کو لوٹنا ہے تو اس کی جڑوں پر تیشہ زنی ضروری ہے۔ صحابہ، اہلبیت، تابعین، ائمہ، مجتہدین، علماء ربانیین اور اولیائے کاملین سے عشق ومحبت یہ سب جڑیں ہیں اس شجر مقدسہ کی، پھر اس کی کچھ علامات ہیں، کچھ مظاہر ہیں۔ بزرگانِ دین اور ان سے متعلقہ چیزوں کی تعظیم کرنا، ان کے اقوال وافعال کی اتباع کرنا، سب اسی ایک محبت کے جلوے ہیں۔ انگریز نے سوچا جب تک اس پورے نظام کو ملیامیٹ نہ کیا جائے اس وقت تک کامیابی کی امید نہیں۔ انگریز سمجھتے تھے کہ ہم نے اگر مسلمانوں سے کہا کہ "رسول تم ہی جیسا ایک آدمی تھا" تو کون سنے گا، اس لئے اس نے ان ہی میں سے چند لوگ تلاش کئے جو "دیاثٌ فی ثیاب" کا مصداق تھے۔ یہ درست ہے امت مسلمہ کی اکثریت نہ تو کبھی غلط راہ چلی ہے اور نہ انشاء اللہ چلے گی لیکن چند لوگوں کا ضمیر فروش بن جانا ہر قوم کی بدقسمتی میں شامل ہے۔ سرزمین ہند پر بھی ایسے ہی لوگ تیار کئے گئے۔ اگر ان لوگوں کی سازشی تحریکات کا حال بیان کیا جائے تو اس کے لئے دفتر درکار ہیں، لیکن یہاں اشارات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ ہمارے قارئین کو اپنے قدیم مطالعے کے سامنے کچھ بے چینی ہوگی لیکن تحقیق وجستجو کا دروازہ بند نہیں۔ یہ کوئی ہزار دو ہزار سال پرانی تاریخ نہیں، کہ اصلیت کا پتہ لگانا

Marfat.com

مشکل ہو۔ یہ ایک ڈیڑھ سو سال کی بات ہے، انگریزوں اور ان کے کاسہ لیسوں نے جس طرح اپنے ایجنٹوں کو متعارف کرایا ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ امت مسلمہ کی بے خبری میں ہی نکلنا تھا۔

انگریزوں نے جھوٹے مجاہد، نیچری، جھوٹے پیغمبر، خارجی، دہری اور نہ معلوم کون کون سے ادارے قائم کر دیئے۔

ابن عبدالوہاب نجدی:۔ کون ہے جو ابن عبدالوہاب نجدی کے عقائد سے ناواقف ہو۔ انگریز نے اس کے عقائد کو مسلمانوں کے تباہ کرنے کے لئے بہت مفید سمجھا۔ اس کے عقائد کی فہرست بہت طویل ہے۔ درج ذیل حوالہ جات ملاحظہ ہوں تو پتہ چلے گا کہ انگریزوں کے کتنے کام کی چیز تھی:

اِنّا نری عامۃ مؤمنی ھذا الزمان مشرکاً (کتاب التوحید)

ترجمہ:۔ بے شک ہم اس زمانے میں عام مومنین کو مشرک سمجھتے ہیں۔" پھر مشرک ہونے کی وجہ لکھی جاتی ہے:

فواحد یعبد النبی ومتبعیہ	تو کوئی نبی اور ان کے متبعین کی عبادت
حیث یعتقد ھم شفعائہ واولیاءہ	کرتا ہے کہ ان کو وہ اپنا سفارشی .... اور ولی
وھذا اقبح انواع الشرک (کتاب التوحید ص۶۲)	سمجھتا ہے اور یہ چیز شرک کی بدترین قسم ہے۔

اس اقتباس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے متبعین کو شفیع ماننا شرک ہے، حالانکہ حدیث شریف صحیح سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی، اور پھر دوسرے حضرات کی شفاعت کا بھی ذکر ہے۔

Marfat.com

آیت الکرسی میں بھی شفاعت کا اللہ کے نیک بندوں کے لئے، ثبوت ہے، رہا نبی اور نیک لوگوں کو خدا کا ولی ماننا تو یہ قرآن سے صراحتاً ثابت ہے۔

انگریزوں کو مسلمانوں کا اتحاد پارہ پارہ کرنے کے لئے ایسی ہی کلہاڑی درکار تھی۔ انگریزوں نے اس کو چلانے کے لئے ہندوستان میں کئی انجنیئر تلاش کئے، ایک صاحب نے یہ مشین اس طرح چلائی:

"جو مسلمان کسی نبی یا ولی کی سچی قبر کی زیارت کے لئے دور دراز سے سفر کر کے جائے وہ مشرک ہے، جو مسلمان کسی نبی، ولی کی قبر پر شامیانہ کھڑا کرے وہ مشرک ہے" (تقویت الایمان، از اسمٰعیل دہلوی)

پھر اس مشین کو نہایت ہوشیاری، ہونہاری اور انگریز سے وفاداری کے ساتھ ان حضرات نے چلایا جنھوں نے مذکورہ لوگوں کے عقائد کو اپنایا، اور ان کی تائید و تصدیق کی، چنانچہ ایک صاحب رقم طراز ہیں:

"محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں، ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا، البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ (ابن عبد الوہاب) اور ان کے مقتدی (وہابی) اچھے ہیں (فتاویٰ رشیدیہ ص ۸)

اب ان سب لوگوں نے مل کر مسلمانوں پر یورش کر دی۔ ان کا سب سے پہلا نشانہ بزرگان دین کی عقیدت تھی پھر سلسلہ بہ سلسلہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کسی کو نہ چھوڑا۔ ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کم کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی، رسول کو محض اپنے جیسا ایک انسان، ڈاکیہ اور خطا کار قرار دیا، علم غیب جو رسول کو اللہ کی طرف سے عطا ہوتا ہے اس کا انکار کیا اور

Marfat.com

کہا کہ جو اللہ کے بتانے سے بھی رسول کے لئے علم غیب مانے وہ مشرک ہے
حالت نماز میں اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور آجائے گا، تو یہ گائے
بیل کے تصور میں مستغرق ہونے سے بدتر ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کا میلاد منانا اور روایات صحیحہ سے آپ کی ولادت باسعادت کا بیان کرنا
کنہیا کا دن منانے کی طرح ہے۔ بزرگان دین کے ساتھ جو تمسخر کیا گیا ہے
اس کو کوئی باغیرت مسلمان برداشت نہیں کرسکتا۔ انبیاء اور اولیاء کو اللہ
کے سامنے، چوڑے چمار سے زائد ذلیل بتایا گیا ہے حالانکہ اللہ نے
قرآن میں صاف ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (القرآن) — بیشک تم میں سب سے زائد محترم اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم سب سے زائد پرہیزگار ہو۔

خدانخواستہ اگر اس تحریک کا مقابلہ نہ ہوتا تو مسلمان قوم بے روح وجان ہوتی
مگر مجدد زمانہ حاضرہ مولانا الشاہ احمد رضا خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے تمام تر
کوششیں عشقِ مصطفٰے کے خوابیدہ جذبے کو مسلمانوں میں بیدار کرنے کیلئے صرف کردیں

عشقِ مصطفٰے کی اہمیت

مختصراً یہ بتا دینا ضروری ہے کہ اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
محبت اور والہانہ عقیدت کا کیا مقام ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

(۱) اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ (القرآن) — نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) مومنین سے ان کی جانوں کی نسبت بھی زائد پیارے ہیں

(۲) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

لَا یُؤمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ	تم میں سے کوئی بھی ہرگز مومن نہیں ہو سکتا
اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ	یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے
وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (بخاری)	والد اس کی اولاد اور سب لوگوں سے
	زائد محبوب نہ ہو جاؤں۔

(۳) حضرت عمرؓ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ آپ نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے ہر چیز سے زائد محبوب ہیں سوائے میری جان کے، تو آپؐ نے فرمایا:

لَن یومِن اَحدکم حتّٰی اکون	تم میں سے کوئی بھی ہرگز مومن نہیں
اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نفسہٖ	ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک
	اس کی جان سے زائد محبوب نہ ہو جاؤں

آپؐ کا یہ فرمانا تھا کہ حضرت عمرؓ کے قلب میں محبت کی یہ منزل بھی اتر آئی اور آپ فرمانے لگے:

والذی انزل علیك الکتاب	قسم ہو اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب
لَانت اَحَبُّ اِلَیَّ مِن نفسی التی	نازل فرمائی ابتہ آپ میرے نزدیک
بین جنبی فقال آلان یا عمر (بخاری)	میری اس جان سے بھی زائد عزیز ہیں، جو

میرے دونوں پہلوؤں میں ہی تو آپؐ نے فرمایا، اے عمر تمہارا ایمان مکمل ہوا۔

(۴) حضرت علیؓ اپنی اور اور دیگر صحابہ کی آپؐ سے محبت کا حال فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نزدیک
احب الینا من اموالنا واولادنا	ہمارے مال و دولت، اولاد، آباء و اجداد
وآبائنا وامھاتنا ومن الماء البارد	ماؤں اور سخت پیاس کے وقت ٹھنڈے

Marfat.com

علی الظماء (جواہر البحور ضیٔ) (مواہب) پانی سے بھی زائد محبوب و پسندیدہ تھے۔

(۵) عورتوں کی آپ سے محبت :۔

ایک عورت کے باپ بھائی اور شوہر جنگ احد میں شہید ہو گئے، لوگوں نے ان کو اطلاع دی تو وہ حضور کی خیریت دریافت کرنے لگیں، جب لوگوں نے آپ کی خیریت بتادی تو کہنے لگیں کہ مجھے آپ کی بارگاہ میں زیارت کو لے چلو، دیدار سے آنکھوں کو ٹھنڈک دے کر عرض کرنے لگیں۔

کل مصیبۃ بعدک جلل (ابن اسحٰق) آپ کے بعد ہر مصیبت ہیچ ہے

(۶) زید بن دثنہ کی محبت :۔ آپ کو مشرکین مکہ نے گرفتار کر لیا تھا اور ذبح کرنے کے لیے حدود حرم سے باہر نکال لائے تھے (ابو سفیان جو ابھی تک اسلام نہ لائے تھے) نے بہ غرض آزمائش آپ سے دریافت کیا، تم اس بات کو پسند کروگے کہ ہم بجائے تمہارے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی گردن ماردیں اور تم اپنے اہل وعیال کے ساتھ مزے اڑاؤ؟ تو زید بولے:

وَاللہِ مَا اُحِبُّ اَنَّ مُحَمَّدًا الآن فی مکانہ الذی ھو فیہ تصیبہ شوکۃٌ وَاِنِّی لجالسٌ فی اھلی (شفاء عیاض)

بخدا مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جہاں تشریف فرما ہیں، وہاں ان کے پیر میں کانٹا چبھ جائے اور میں اپنے گھر والوں میں بیٹھا رہوں۔

محبت کی علامت :۔ دعوائے محبت تو بہت آسان ہے مگر اس کو ثابت کرنا بڑا مشکل کام ہے، اس کا سب سے بڑا ثبوت اطاعت محبوب ہے

Marfat.com

ترمذیؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی :-

(۱) من احیا سنتی فقد اَحَبَّنِیْ ومن اَحَبَّنِیْ کان معی فی الجنّۃ (ترمذی)

جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا

قرآن صاف ارشاد فرماتا ہے :

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

پس نہیں، قسم ہے آپ کے رب کی وہ مومن نہیں ہو سکتے حتیّٰ کہ وہ آپ کو حکم نہ مان لیں۔ اپنے جھگڑوں میں کچھ تنگی نہ پائیں آپ کے فیصلے سے اپنے نفسوں میں اور بخوبی تسلیم کرلیں۔

سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

من لم یرو ولایتہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فی جمیع احوالہ ویری نفسہ ملکہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لم یذق حلاوتہ سنتہ ؛

جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت اپنے تمام احوال میں نہ دیکھی اور اپنے آپ کو آپ کی ملک میں نہ جانا تو وہ آپ کی سنت کی مٹھاس نہ چکھے گا۔

صرف یہی نہیں بلکہ محبوب کی ہر چیز سے محبت ضروری ہے۔ علامہ قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

ومن علامات محبتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم محبتہ دینہ واٰلہٖ واصحابہٖ وبلدہٖ ومحبتہٗ کل شیئٍ ینسب الیہ ؁

آپؐ کی محبت کی علامات میں سے آپؐ کے دین، اولاد، اصحاب، شہر اور ہر اس چیز کی محبت ہے جو آپؐ سے منسوب ہو۔

اعلیٰ حضرتؒ کی تحریک

اعلیٰ حضرتؒ کی تحریک کا مقصد اسی جذبے کو بیدار کرنا تھا، آپ نے ان لوگوں کے عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ جو مسلمانوں اور عشق مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں خلیج بنانا چاہتے تھے۔ آپ کے قال اور آپ کے حال سے عشق مصطفیٰ کے دھارے بہتے تھے۔ زبان وقلم سے عشق مصطفیٰ کے زمزمے نکلتے تھے۔ ثبوت میں آپ کی کوئی بھی کتاب ملاحظہ کر لیجئے، اس وقت چند حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں۔

آپ سے کسی نے دریافت کیا کہ غلاف کعبہ کا ایک ٹکڑا کسی مسجد میں آویزاں ہے۔ لوگ اسے بوسہ دیتے ہیں اور اس پر بہت بھیڑ کرتے ہیں، کیسا ہے؟ اس کے جواب میں آپ نے ایک رسالہ لکھا ہے جس کا تاریخی نام "ابر المقال" ہے۔ اس کے چند اقتباسات ہی پڑھ لیجئے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ کے قلم سے عشق مصطفیٰ کے کیسے سوتے پھوٹتے ہیں، فرماتے ہیں:

Marfat.com

(۱) بوسۂ تعظیم شرعاً وعرفاً انحاء (اقسام) تعظیم سے ہے۔ اسی قبیل سے ہے، بوسۂ آستانۂ کعبہ و بوسۂ مصحف و بوسۂ کنان و بوسۂ دست علماء و اولیاء وکل ذالک مصرح فی الکتب کالدر المختار وغیرہ

اب اس عبارت پر غور فرمائیے وہی رجحان عشق و ادب کارفرما نظر آتا ہے۔ پھر آگے چل کر لکھتے ہیں :

(۲) خود احادیث کثیرہ میں صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا دست و پائے اقدس حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و مہر نبوت کو بوسہ دینا وارد (ص۳)

صحابہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام گرامی کس قدر اہتمام سے لیتے ہیں اور یہ کچھ اسی عبارت کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ آپ نے اپنی تمام تصنیفات میں اس امر کا شدت سے التزام کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف نہایت پیارے القاب سے لیتے ہیں اور یہی حال دیگر بزرگان دین کے ساتھ ہے۔ اس معاملے میں آپ دیوبندی، وہابی اور ندوی علماء کی طرح نہ تو وقت کی بچت کا خیال کرتے ہیں، نہ کاغذ، قلم اور دوات میں بخل سے کام لیتے ہیں۔ یہی طریقہ ہمارے اسلاف کا رہا ہے۔ کیا کوئی کسی حدیث سے ثابت کرسکتا ہے کہ صلعم، یا صلّم یا ؐ درود کا کوئی صیغہ ہے۔ کیا قدیم کتب میں یہ مہمل نشانات ہیں۔ یہ سب بدعتیں عشق رسول کو گھٹانے کے لئے ایجاد کی گئی ہیں اور اعلیٰ حضرت نے ان بدعات کا قلع قمع کیا ہے۔

Marfat.com

پھر فرماتے ہیں :

(۳) جس شے کو معظم شرعی سے کسی طرح نسبت ہے، واجب التعظیم ہے، محدث محبت ہے۔ لہٰذا بلدۂ طیبہ مدینہ سکینہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کے در و دیوار تبرکاً مس کرنا اور بوسہ دینا، اہل حب و ولا کا دستور اور کلمات آئمہ و علمار میں منظور ہے۔

پھر فرماتے ہیں :

شعر
اَمُرُّ علی الدیار دیار لیلیٰ
اُقَبِّل ذالجدار و ذالجدارا
وَما حب الدیار شغفن قلبی
ولکن حُب مَنْ سکن الدیارا

میں لیلیٰ کے شہر پر گزرتے ہوئے، کبھی تو اس دیوار کو بوسہ دیتا ہوں اور کبھی اس دیوار کو۔ یہ شہر کی نہیں، شہر والوں کی محبت ہے۔

اعلیٰ حضرت کے پورے کلام کا محور عشق رسول ہے۔

(۴) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعلِ پاک کے نقشے کے بارے میں فرماتے ہیں :

اس سے بھی ارفع و اعلیٰ و اوضح و اجلیٰ یہ ہے کہ طبقہ در طبقہ شرفا اور غربا، عجما، عربا، علمائے دین و آئمہ معتمدین نعل مطہر

Marfat.com

در روضۂ معطر حضور سید البشر علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل السلام کے نقشے کاغذوں پر بناتے ہیں کتابوں میں تحریر فرماتے ہیں اور انہیں بوسہ دینے اور آنکھوں سے لگانے، سر پر رکھنے کا حکم فرماتے رہے ہیں"

پھر آپ متعدد علمائے دین کے اقوال واشعار نقل فرماتے ہیں، ان میں ایک یہ ہے:-

لمن قد مسّ شکل نعال طٰہٰ
جزیل الخیر فی یومِ المآب
وفی الدنیا یکون بخیر عیشٍ
وَعزٍّ فی الھناءِ بلا ارتیاب

"اس شخص کے لئے جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقشۂ نعلِ پاک کو مس کیا، روز قیامت ثواب عظیم ملے گا اور بلاشبہ دنیا میں بہترین عظمت و خوش حالی کی زندگی گزارے گا۔

مولانا کے ہر کلام کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ لوگ عشق رسول کی دولت سے آشنا ہوجائیں۔ آپ کا منظوم کلام جس کا مجموعہ حدائق بخشش ہے عشق رسول میں ڈوبا ہوا ہے۔ یوں تو بہت لوگوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت کہی ہے لیکن بارگاہ نبوت کی سمتوں کا جس درجہ خیال آپ نے رکھا ہے شاید ہی

Marfat.com

کسی اور کے کلام میں ہو۔

آپ کے کسی شعر پر آج تک کسی نے اعتراض کی جرأت نہ کی

یہ درست ہے کہ عشق حدوں کو توڑ دیتا ہے مگر عشق مصطفیٰ حدود کی پابندی سکھاتا ہے۔ جذبات مچلتے ہیں مگر حدود اللہ کو دیکھ کر واپس لوٹتے ہیں۔

اسی قسم کی طوفانی کیفیت اعلیٰ حضرت کے اس شعر میں ہے

؎ پیش نظر وہ نوبہار سجدے کو دل ہے بیقرار
روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے

یہی کیفیتِ عشق شاعرِ مشرق علامہ اقبال نے حاصل کی۔ وہ فرماتے ہیں:

رشتۂ آئینِ حق زنجیر پاست
پاس فرمان جناب مصطفیٰ است
ورنہ گرد تربتش گردیدمے
سجدہا بر خاک او پاشیدمے!

یہ علیحدہ بات ہے کہ جو مضمون علامہ اقبال نے دو اشعار میں بیان اعلیٰ حضرت نے وہ ایک ہی شعر میں بکمال حسن و خوبی سمو دیا ہے۔

ایک مقام پر فرماتے ہیں :۔

Marfat.com

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

آپ شاید یہ سمجھتے ہوں کہ دیار محبوب کے سامنے خاکساری کے اظہار کی کوئی صورت باقی نہ رہی. نہیں نہیں! ایسا نہیں، اعلیٰ حضرت اس سے آگے بڑھ کر کہتے ہیں:

پارۂ دل بھی نہ نکلا دل سے تحفے میں رضاؔ
ان سگانِ کو سے اتنی جان پیاری واہ واہ

فریدالدین عطار کو عشق رسول کی دولت ملی تو فرمانے لگے

بہ عمر خویش مدح کس نہ گفتم
درے از بہر دنیا من نہ سفتم

عشق نبوی کا سودا ہی کچھ ایسا ہے کہ جس کے سر میں سما جائے تختِ طاؤس کو اس کی نگاہ میں بے حقیقت کر دے. امام مالک کو جب یہ نعمت ملی تو اقتدار کو ٹھوکر مار کر کہنے لگے:

گفت مالک مصطفیٰ را چاکرم
نیست جز سودائے او اندر سرم
تو ہمی خواہی مرا آقا شوی
بندۂ آزاد را مولا شوی
عشق می گوید کہ فرمانم پذیر
پادشاہاں را بخدمت ہم مگیر!

Marfat.com

یہی دولت اعلیٰ حضرت کو ملی، جب انگریز لوگوں کو خرید رہے تھے اور لوگ انگریز بہادر کی تعریف میں قصیدے کہہ رہے تھے "تذکرۃ الرشید حصہ اول ص۷۹ میں ہے کہ :

" جیسا کہ آپ حضرات (مولوی رشید احمد اور مولوی قاسم نانوتوی) اپنی انگریز، مہربان سرکار کے دلی خیر خواہ تھے، تازیست (زندگی بھر) خیر خواہ ہی ثابت رہے " لیکن اعلیٰ حضرت کا تعلق اس خاندان فضل حق خیرآبادی سے تھا جس نے جزیرۂ انڈمان میں گھلا دینا پسند کیا مگر انگریزوں کی غلامی قبول نہ کی۔ آپ نے بھی ایسا ہی بے باکانہ نعرہ لگایا۔

کروں مدح اہل دول رضاؔ پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

یہ شعر اعلیٰ حضرت کے عقائد و نظریات کی پوری غمازی کرتا ہے۔ ان کے یہاں دینی اقدار پر کسی قسم کی سودے بازی جائز نہیں۔

مولانا محمد علی جوہر، شوکت علی، مولانا عبدالباری، مولانا نعیم الدین مرادآبادی، جن کی مساعیٔ جمیلہ سے پاکستان وجود میں آیا ان سب نے فکر و عمل کے لئے عشق رسول کے جذبے کو اعلیٰ حضرت ہی سے حاصل کیا۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے شاعری میں بھی نبوت کی عظمتوں، کا پورا خیال رکھا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت اطہر ہاپوڑی نے ایک نعت کہہ کر آپ کی خدمت میں بھیجی۔ اس میں کھجور کے ان دو درختوں کو تشبیہ دی گئی تھی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے کے سامنے تھے۔ مطلع یہ تھا۔

Marfat.com

کب ہیں درخت روضۂ والا کے سامنے
مجنوں کھڑے ہیں خیمۂ لیلیٰ کے سامنے

اعلیٰ حضرت یہ مطلع سن کر بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اس شعر میں حضور کو لیلیٰ سے اور گنبد خضرا کو خیمۂ لیلیٰ سے تشبیہ دینا درست نہیں پھر آپ نے اصلاح فرمائی :

کب ہیں درخت روضۂ والا کے سامنے
قدسی کھڑے ہیں عرش معلّٰی کے سامنے

ایک جگہ آپ اپنے پاس ادب کا یوں ذکر فرماتے ہیں :

ہوں اپنے کلام سے نہایت محظوظ
بے جا سے ہے المنۃ للہ محفوظ
قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی
یعنی رہے احکامِ شریعت ملحوظ

ان کی دعا یہ تھی :

یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدار عشقِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

خلاصۂ کلام یہ کہ آپ نے مسلمانوں کو عشقِ رسول کی دولت سے مالامال کر دیا۔ آپ کے مسلک کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا، رسول، صحابہ، تابعین تبع تابعین، علمائے ربانین، اولیائے کاملین سب ہی واجب الاحترام ہیں، کسی کی بارگاہ میں ادنیٰ گستاخی بھی روا نہیں، دین کا مکمل نظام ان تمام

Marfat.com

ہستیوں کی فرمودات پر قائم ہے۔ دین کے معاملے میں کسی قسم کی مداہنت درست نہیں۔

آپ نے اپنی ،اس تحریک کو کوئی نیا نام نہیں دیا۔ آپ اپنے آپ کو سنّی حنفی کہتے تھے، چونکہ آپ بریلی شریف میں رہتے تھے اس لئے ہر شہر کی نسبت کے قاعدے سے آپ کو بھی بریلوی کہا جانے لگا، ورنہ نہ یہ کوئی فرقہ اور نہ کوئی مسلک، نہ ہی آپ نے اپنے وصایا میں کہیں لکھا کہ میرے معتقدین کو بریلوی کہا جائے۔

آج جب مغربی سامراج دم توڑ رہا ہے اور مشرقی سامراج سر اٹھا رہا ہے، پھر عشق رسول کی تمازت کو ختم کرنے کا پروگرام بن رہا ہے۔ پھر گاندھی کے مریدین پارۂ نان کے عوض ناموس مصطفےٰ کا سودا کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ضرورت ہے کہ اعلیٰ حضرت کے پیغام کو عام کیا جائے اور مسلمانوں میں عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو بیدار کیا جائے، یہی ہماری نجات کا واحد راستہ ہے۔ فقط:

ابن مسعود مفتی سیّد شجاعت علی قادری

ایم۔ اے

Marfat.com

تقدیم

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کو ظاہر و باطن کے علوم سے مزین فرما کر دنیا میں مبعوث فرمایا تھا، دنیا کا بھی یہی دستور ہے کہ جب بادشاہ کسی علاقے میں اپنا نائب بھیجتا ہے تو اس کو امور مملکت سمجھا کر بھیجتا ہے اسی طرح اللہ نے جب روئے زمین پر اپنا پہلا خلیفہ بھیجا تو فرمایا:

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا — اور اللہ نے آدم کو تمام اسماء سکھا دیئے

آدم کی برتری ملائکہ پر اسی وجہ سے تھی۔

یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ جو فضل و کمال بھی اللہ نے اپنے کسی نبی کو عطا فرمایا وہ کمال اکمل طریقے پر حضرت خاتم الانبیاء جناب محمد رسول اللہ کو بھی عطا فرمایا تھا۔ بلکہ اللہ نے جتنے علوم و معارف اپنی مخلوق کو عطا کئے ان سب سے زائد حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے اللہ نے آپ کو غیب و شہادت دونوں کا علم عطا فرمایا، اس کی تفصیل اعلیٰحضرت کے رسالے "انباء المصطفیٰ" میں ملاحظہ ہو۔

مرتب

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ

مسئلہ۔ از دہلی چاندنی چوک، موتی بازار مرسلہ بعض علمائے اہلسنت
۲۱ ر ربیع الاول شریف ۱۳۱۸ھ۔

حضرات کرام اہل سنت کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ زید[1] دعویٰ کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا ہے۔ دنیا میں جو کچھ ہوا اور ہو گا، حتیٰ کہ بدء الخلق سے لے کر دوزخ و جنت میں داخل ہونے تک کا تمام حال اور اپنی امت کا خیر و شر بالتفصیل جانتے ہیں۔ اور جمیع اوّلین و آخرین کو اس طرح ملاحظہ فرماتے ہیں، جس طرح اپنے کف دست مبارک کو اور اس دعوے کے ثبوت میں آیات و احادیث و اقوال علما پیش کرتا ہے۔

بکر، اس عقیدے کو کفر و شرک کہتا ہے اور بکمال درشتی دعویٰ کرتا ہے، کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہیں جانتے، حتیٰ کہ آپ

---

[1] زید سے مراد جناب مولانا ہدایت رسول صاحب لکھنوی مرحوم ہیں

Marfat.com

کو اپنے خاتمے کا حال بھی معلوم نہ تھا اور اپنے اس دعوے کے اثبات میں
کتاب تقویۃ الایمان کی عبارتیں پیش کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ،
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ عقیدہ کہ آپ کو علم ذاتی تھا
خواہ یہ کہ خدا نے عطا فرمایا تھا، دونوں طرح شرک ہے۔

اب علمائے ربانی کی جناب میں التماس ہے کہ ان دونوں میں سے
کون برسرِ حق موافقِ عقیدہ سلفِ صالح ہے اور کون بدمذہب جہنمی ہے
نیز عمرو کا دعویٰ ہے کہ شیطان کا علم معاذ اللہ! حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ اس کا گنگوہی مرشد اپنی کتاب براہین قاطع
کے صفحہ ۷۴ پر یوں لکھتا ہے کہ "شیطان کو" وسعتِ علم نص سے ثابت
ہوئی، فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے۔

الجواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ سَرْمَدًا صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى مَا
عَلَّمْتَهُ الْغَيْبَ وَنَزَّهْتَهٗ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
اَبَدًا رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ
بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝

زید کا قول حق و صحیح اور بکر کا زعم مردود و قبیح ہے۔ بیشک حضرت
عزت عزت عظمتہ، نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی اولین و آخرین

Marfat.com

کا علم عطا فرمایا۔ شرق تا غرب، عرش تا فرش سب انھیں دکھایا ملکوت السمٰوٰت والارض کا شاہد بنایا۔ روز اوّل سے روز آخر تک سب مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ انھیں بتایا۔ اشیائے مذکورہ سے کوئی ذرّہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا علمِ عظیم حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان سب کو محیط ہوا۔ نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر و کبیر، ہر رطب و یابس جو پتہ گرتا ہے، زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے۔ سب کو جدا جدا تفصیلاً جان لیا۔ لِلّٰہ حمدًا کثیرًا۔ بلکہ یہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ کا پورا علم نہیں، صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہا اجمعین وکرم۔ بلکہ علم حضور سے ایک چھوٹا حصّہ ہے۔ ہنوز احاطۂ علم محمدی میں وہ ہزار در ہزار بے حد و بے کنار سمندر لہرا رہے ہیں جن کی حقیقت کو وہ خود جانیں یا ان کا عطا کرنے والا ان کا مالک و مولیٰ جلّ و علا الحمد للہ العلیّ الاعلیٰ۔

کتب حدیث و تصانیف علمائے قدیم و حدیث میں اس کے دلائل کا بسط شافی اور بیان وافی ہے اور اگر کچھ نہ ہو تو بحمد اللہ قرآن عظیم خود شاہد عدل وحکم فصل ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝

اتاری ہم نے تم پر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کیلئے ہدایت و رحمت و بشارت۔

قال اللہ تعالیٰ

مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى

قرآن وہ بات نہیں جو بنائی

Marfat.com

وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ — جائے بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہو اور ہر شے کا صاف جدا جدا بیان ہے

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ — ہم نے کتاب میں کوئی شے اٹھا نہیں رکھی۔

اقول وباللہ التوفیق۔ جب فرقان مجید ہر شے کا بیان ہے اور بیان بھی کیسا۔ روشن، اور روشن بھی کس درجہ کا۔ مفصل، اور اہل سنت کے مذہب میں شے ہر موجود کو کہتے ہیں۔ تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطے میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتابت لوحِ محفوظ بھی ہے، تا بالضرورت یہ بیانات محیط۔ اس کے مکتوبات بھی بالتفصیل شامل ہوئے۔ اب یہ بھی قرآن عظیم سے ہی پوچھ دیکھئے کہ لوحِ محفوظ میں کیا کیا لکھا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ — ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ — ہر شے ہم نے ایک روشن پیشوا میں جمع فرما دی ہے۔

وقال اللہ تعالیٰ

وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ — کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں

Marfat.com

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ کِتَابٍ مُّبِيْنٍ ٭ میں اور نہ کوئی ترا اور نہ کوئی خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب میں لکھا ہے

اور اصول میں مبرہن ہو چکا کہ نکرہ حیز نفی میں مفید عموم ہے اور لفظ کل تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہو کر مستعمل ہی نہیں ہوتا اور عام افادۂ استغراق میں قطعی ہے اور نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول رہیں گی۔ بے دلیل شرعی تخصیص وتاویل کی اجازت نہیں، ورنہ شریعت سے امان اٹھ جائے، نہ احادیث آحاد اگرچہ کیسے ہی اعلیٰ درجے کی ہوں — عموم قرآن کی تخصیص کر سکیں بلکہ اس کے حضور مضمحل ہو جائے گی، بلکہ تخصیص متراخی نسخ ہے اور اخبار کا نسخ ناممکن اور تخصیص عقلی عام کو قطعیت سے نازل نہیں کرتی نہ اس کے اعتماد پر کسی ظنی سے تخصیص ہو سکے تو بحمد اللہ تعالیٰ کیسے نص صحیح قطعی سے روشن ہوا کہ ہمارے حضور صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے تمام موجودات جملہ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ جمیع مندرجاتِ لوحِ محفوظ کا علم دیا اور شرق وغرب وسما وارض وعرش وفرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ وَلِلّٰہِ الْحُجَّۃُ السَّاطِعَۃُ اور جبکہ یہ علم قرآن عظیم کے تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ ہونے نے دیا۔ اور پُر ظاہر کہ یہ وصف تمام کلام مجید کا ہے، نہ ہر آیت یا سورت کا تو نزول جمیع قرآن شریف سے پہلے اگر بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی نسبت ارشاد ہو لَمْ نَقْصُصْ عَلَیْکَ یا منافقین کے باب میں فرمایا جائے لَا تَعْلَمُهُمْ ہرگز ان آیات کے منافی اور علم مصطفوی کا

Marfat.com

نافی نہیں۔

الحمد للہ جس قدر قصص و روایات و اخبار و حکایات علم عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹانے کو آیات قطعیہ قرآنیہ میں پیش کی جاتی ہیں ان سب کا جواب انھیں دو فقروں میں ہو گیا ہے۔ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو ان قصص سے تاریخ معلوم ہو گی یا نہیں۔ اگر نہیں تو ان سے استدلال درست نہیں کہ جب تاریخ مجہول تو ان کا تمامی، نزول قرآن سے پہلے ہونا صاف معقول اور اگر ہاں تو دو حال سے خالی نہیں۔ یا وہ تاریخ تمامی نزول سے پہلے کی ہو گی یا بعد کی۔ پہلی صورت میں استدلال کرنا درست نہیں، بر تقدیر ثانی اگر مدعائے مخالف میں نص صریح نہ ہو، تو استناد محض خرط القتاد مخالفین جو کچھ پیش کرتے ہیں سب انھیں اقسام کی ہیں۔ ان آیات کے خلاف پر اصلاً ایک دلیل صحیح صریح قطعی الافادہ نہیں دکھا سکتے، اور اگر بالفرض غلط تسلیم ہی کر لیں تو ایک یہی جواب جامع دنافع ونانی وقامع سب کے لئے شافی وکافی کہ عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت اخبار آحاد سے استناد محض غلط ہے۔ اس مطلب پر تصریحات آئمہ اصول سے احتجاج کروں اس سے یہی بہتر ہے کہ خود مخالفین کے بزرگوں کی شہادت پیش کروں۔

ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

نصوص قطعیہ قرآنِ عظیم کے خلاف پر احادیث آحاد کا سنا جانا بالائے طاق، یہ بزرگوار صاف تصریح کرتے ہیں کہ یہاں خبر واحد سے استدلال ہی

Marfat.com

جائز نہیں نہ اصلاً اس پر التفات ہوسکے۔ اسی براہین قاطعہ مَا اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖ اَنْ یُّوْصَلَ میں اسی مسئلہ علم غیب کی تقریر یوں لکھتے ہیں:

"عقائد مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جائیں — بلکہ قطعی ہیں۔ قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں۔ لہٰذا اس کا اثبات اس وقت قابلِ التفات ہو کہ قطعیات سے اس کو ثابت کرے"!

نیز صفحہ ۸۱ پر لکھا:

"اعتقادات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے۔ نہ ظنیات صحاح کا"!

صفحہ ۸۷ پر ہے:

"آحاد صحاح بھی معتبر نہیں، چنانچہ فن اصول میں مبرہن ہے"!

(مولوی رشید احمد گنگوہی از براہین قاطعہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

تمام مخالفین کو دعوتِ عام ہے فَاجْمِعُوْا شُرَکَاءَکُمْ چھوٹے بڑے سب اکٹھے ہو کر ایک آیت قطعی الدّلالۃ، یا ایک حدیث متواتر یقینی الافادہ چھانٹ لائیں جس سے صاف صریح طور پر ثابت ہو، کہ تمام نزولِ قرآنِ عظیم کے بعد بھی اشیائے مذکورہ ما کان وما یکون سے فلاں امر حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر مخفی رہا جس کا علم حضور کو دیا ہی نہ گیا

Marfat.com

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ کَیْدَ الْخَائِنِیْنَ۔ اگر ایسی نص نہ لاسکو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ کرسکو گے، تو خوب جان لو کہ اللہ راہ نہیں دیتا دغابازوں کے مکر کو۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

یہی مولوی رشید احمد صاحب پھر لکھتے ہیں:

"خود فخرِ عالم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ۔ الحدیث۔ اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں"

قطع نظر اس کے کہ حدیث اوّل خود احاد ہے، سلیم الحواس کو سند لانی تھی تو وہ مضمون خود آیت میں تھا اور قطع نظر اس سے کہ اس آیت و حدیث کے کیا معنی ہیں اور قطع نظر اس سے کہ یہ کس وقت کے ارشاد ہیں اور قطع نظر اس سے کہ خود قرآنِ عظیم و احادیثِ صحیحہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں اس کا ناسخ موجود کہ جب آیتِ کریمہ:

لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ

تاکہ اللہ بخش دے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچھلے گناہ۔

صحابہ نے عرض کی:

ھَنِیْئًا لَّکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ بَیَّنَ اللّٰہُ لَکَ مَاذَا یُفْعَلُ بِکَ فَمَاذَا یُفْعَلُ بِنَا؟

یارسول اللہ آپ کو مبارک ہو خدا کی قسم! اللہ عزوجل نے یہ تو صاف بیان فرمادیا کہ حضور کے

Marfat.com

ساتھ کیا کرے گا. اب رہا یہ کہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا۔

اس پر یہ آیت اتری:

لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ (إلى قوله تعالى) فَوْزاً عَظِيماً ۝

تاکہ داخل کرے اللہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں. ہمیشہ رہیں گے ان میں اور مٹا دیئے ان سے ان کے گناہ. اور یہ اللہ کے یہاں بڑی مراد پانا ہے۔

یہ آیت اور ان کے امثال بے نظیر اور یہ حدیث جلیل وشہیر رہا شیخ عبدالحق کا حوالہ، قطع نظر اس سے کہ روایت وحکایت میں فرق ہے، اس بے اصل حکایت سے استناد اور شیخ محقق قدس سرہ العزیز کی طرف اسناد کیسی جرأت و وقاہت ہے. شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے مدارج شریف میں یوں فرمایا ہے

"اینجا اشکال می آرند کہ در بعض روایات آمدہ است کہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم. من بندہ ام. نمی دانم آں چہ در پس ایں دیوار است. جوابش آنست کہ ایں سخن

لے اس موقعہ پر ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں بندہ ہوں، مجھے معلوم نہیں کہ اس دیوار کے (باقی صہ۱۲۵ پر)

Marfat.com

اصلے نہ دارد۔ و روایت بداں صحیح نشدہ است۔"

ایسا ہی لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ پر عمل کروگے تو خوب چین سے رہوگے۔ ع

اس آنکھ سے ڈریئے جو خدا سے نہ ڈری آنکھ

امام ابنِ حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ لَا اَصْلَ لَهٗ۔ یہ حکایت محض بے اصل ہے۔ امام ابن حجر مکیؒ نے افضل القریٰ میں فرمایا۔ لَمْ يُعْرَفْ سَنَدُہٗ۔ اس کے لئے کوئی سند نہ پہچانی گئی۔

افسوس اسی منہ سے مقام اعتقادیات بتانا، احادیث صحاح بھی نامقبول ٹھہرانا، اسی منہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علمِ عظیم گھٹا کر ایسی بے اصل حکایت سے سند لانا اور ملمع کاری کے لئے شیخ محقق کا نام لکھ جانا جو صراحتہً فرما رہے ہیں کہ اس حکایت کی جڑ نہ بنیاد۔ آپ اس کے سوا کیا کہیئے کہ ایسوں کی داد نہ فریاد۔ اللہ اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب عظیمہ اور رباب فضائل سے نکلوا کر اس تنگنائے میں داخل کرائیں، تاکہ صحیحین بخاری و مسلم کی حدیثیں بھی مردود بنائیں اور حضور کی تنقیص شان میں یہ فراخی دکھائیں کہ بے اصل بے سند مقولے سب سما جائیں ع

حال ایمان کا معلوم ہے بس جانے دو

(باقی حاشیہ ص۲۴) پیچھے کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی کوئی اصل اور یہ روایت صحیح نہیں۔

Marfat.com

بالجملہ بحمداللہ تعالیٰ زید سنّی حفظہ اللہ تعالیٰ کا دعویٰ آیات قطعیہ قرآنیہ سے ایسے جلیل وجمیل طور سے ثابت جس میں اصلاً مجال دم زدن نہیں. اگر یہاں کوئی دلیل ظنّی تخصیص سے قائم بھی ہوتی تو عموم قطعی قرآنِ عظیم کے حضور مضمحل ہوجاتی، نہ کہ صحیح مسلم وصحیح بخاری وغیرہا سنن وصحاح ومسانید ومعاجم کی احادیث صریحہ، صحیحہ، کثیرہ، شہیرہ اس عموم واطلاق کی اور تاکید وتائید فرما رہی ہیں.

صحیحین بخاری ومسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے :

قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَاتَرَکَ شَیْئًا یَکُوْنُ فِیْ مَقَامِہٖ ذٰلِکَ اِلیٰ قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّاحَدَّثَ بِہٖ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ :

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار ہم میں کھڑے ہوکر جب سے قیامت جو کچھ ہونے والا تھا سب بیان فرما دیا. کوئی چیز نہ چھوڑی۔ جسے یاد رہا یاد رہا. جو بھول گیا، بھول گیا.

یہی مضمون احمد نے مسند، بخاری نے تاریخ، طبرانی میں کبیر میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت امیر المومنین، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے :

قَامَ فِیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا

ایک بار سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ہم میں کھڑے ہوکر

Marfat.com

فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ	ابتدائے آفرینش سے لے کر
حَتّٰی دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ	جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں
مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ	کے دوزخ جانے تک کا حال
مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ	ہم سے بیان فرمادیا۔ یاد رکھا
مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ	جس نے یاد رکھا اور بھول گیا
نَسِيَهٗ ؛	جو بھول گیا۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت عمر بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے:

ایک دن رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر کے غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا، بیچ میں ظہر و عصر کی نمازوں کے علاوہ کچھ کام نہ کیا: فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُهٗ ؛ اس میں سب کچھ ہم سے بیان فرمادیا جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا۔ ہم میں زیادہ علم والا وہ ہے جسے زیادہ یاد رہا۔

جامع ترمذی شریف وغیرہ کتب کثیرائمہ حدیث میں باسانید عدیدہ وطرق متنوعہ دس صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَرَاَيْتُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ	میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا
كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ	اس نے اپنا دستِ قدرت
بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ	میری پشت پر رکھا کہ میرے سینے

Marfat.com

فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَعَرَفْتُ — میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ صَحِیْحٌ۔ — یہ حدیث حسن صحیح ہے میں نے امام بخاری سے اس کا حال پوچھا۔ فرمایا صحیح ہے۔

اسی میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی معراجِ منامی کے بیان میں ہے۔ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب میرے علم میں آگیا۔

شیخ محقق رحمتہ اللہ علیہ شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں:

"پس دانستم ہرچہ در آسمانہا وہرچہ در زمیں ہا بود۔
عبارت است از حصولِ عامّہ علوم جزوی وکلّی واحاطہ آں"

امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات اور طبرانی معجم میں بسندِ صحیح حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو یعلی وابن منیع وطبرانی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

لَقَدْ تَرَکْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی — نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا یُحَرِّکُ طَائِرٌ جَنَاحَیْہِ فِی السَّمَاءِ اِلَّا ذَکَرَ لَنَا مِنْہُ عِلْمًا۔

نے ہمیں اس حال پر چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پر مارنے والا ایسا نہیں جس کا علم حضور نے ہمارے سامنے بیان نہ فرما دیا ہو۔

نسیم الریاض، شرح شفا ر قاضی عیاض و شرح زرقانی للمواہب میں ہے :۔

ھٰذَا تَمْثِیْلٌ لِبَیَانِ کُلِّ شَیْءٍ تَفْصِیْلًا تَارَۃً وَاِجْمَالًا اُخْرٰی۔

یہ ایک مثال دی ہے اس کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز بیان فرما دی۔ کبھی تفصیلاً کبھی اجمالاً۔

مواہب امام احمد قسطلانی میں ہے :۔

وَلَاشَکَّ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ اَطْلَعَہٗ عَلٰی اَزْیَدَ مِنْ ذَالِکَ وَاَلْقٰی عَلَیْہِ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ۔

اور کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ علم دیا اور تمام اگلے پچھلوں کا علم حضور پر القا کیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

طبرانی معجم کبیر اور نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابونعیم حلیہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا

بیشک میرے سامنے سے عزوجل نے

Marfat.com

فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ تَجَلِّيًا مِنَ اللّٰهِ جَلَّاهُ لِنَبِيِّهٖ كَمَا جَلَّاهُ لِلنَّبِيِّيْنَ مِنْ قَبْلِهٖ

دنیا اٹھالی ہے اور میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ اس روشنی کے سبب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے روشن فرمائی جیسے محمد سے پہلے انبیاء کے لئے روشن کی تھی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس حدیث سے روشن ہو کہ جو کچھ سماوات وارض میں ہے اور جو قیامت تک ہوگا، اس سب کا علم اگلے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی عطا ہوا تھا اور حضرت عزت عز جلالہ، اس تمام ماکان ومایکون کو اپنے ان محبوبوں کے پیش نظر فرما دیا۔ مثلاً مشرق سے مغرب تک سماک سے سمک تک، ارض سے فلک تک اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے، سیدنا ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہزار ہا برس پہلے اس سب کو ایسا دیکھ رہے تھے گویا اس وقت ہر جگہ موجود ہیں۔ ایمانی نگاہ میں یہ نہ قدرت الٰہی پر دشوار اور نہ عزت ووجاہت انبیاء کے مقابل بسیار۔ مگر معترض بیچارے جن کے یہاں خدائی کی حقیقت اتنی ہو کہ ایک پیڑ کے پتے گن دیئے وہ آپ ہی ان حدیثوں کو شرک اکبر کہنا چاہیں اور جو آئمہ کرام وعلمائے اعلام ان سے سند لائے، انھیں مقبول مسلّم رکھتے آئے، جیسے امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین

Marfat.com

سیوطی مصنف خصائص کبریٰ و امام، شہاب احمد محمد خطیب قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ و امام ابوالفضل شہاب ابن حجر مکی ہیثمی شارح ہمزیہ و علامہ شہاب احمد مصری خفاجی صاحب، نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض و علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شارح مواہب وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ، انھیں مشرک کہیں۔ والعیاذ باللہ رب العالمین

صحیح مسلم و مسند امام احمد و سنن ابن ماجہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عُرِضَتْ عَلَیَّ اُمَّتِیْ بِاَعْمَالِهَا حَسَنِهَا وَقَبِیْحِهَا ؛	میری ساری امت اپنے سب اعمال نیک و بد کے ساتھ میرے حضور پیش کی گئی۔

طبرانی اور ضیاء مختارہ میں حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عُرِضَتْ عَلَیَّ اُمَّتِیَ الْبَارِحَةَ لَدَی هٰذِهِ الْحُجْرَةِ حَتّٰی لَاَنَا اَعْرَفُ بِالرَّجُلِ مِنْهُمْ مِنْ اَحَدِكُمْ بِصَاحِبِهٖ ؛	گزشتہ رات مجھ پر میری امت اس حجرے کے پاس میرے سامنے پیش کی گئی بیشک ان کے ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم میں کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔

Marfat.com

امام اجل سیدی بوصیری قدس سرہٗ ام القریٰ میں فرماتے ہیں:

وَسِعَ الْعَالَمِیْنَ عِلْمًا وَّحِکَمًا — رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم تمام جہان کو محیط ہوا۔

امام ابن حجر مکی، اس کی شرح افضل القریٰ میں فرماتے ہیں:

لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَطْلَعَہٗ عَلَی الْعَالَمِ فَعَلِمَ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَمَا کَانَ مَا یَکُوْنُ۔ — یہ اس لئے کہ بیشک عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو تو سب اگلے پچھلوں اور ما کان وَمَا یَکُوْنُ کا علم حضور پرنور کو حاصل ہوگیا۔

امام جلیل، قدوۃ المحدثین سیدی زین الدین عراقی استاد امام، حافظ الشان ابن حجر عسقلانی شرح مہذب میں پھر علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:

اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیْہِ الْخَلَائِقُ مِنْ لَّدُنْ اٰدَمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ فَعَرَفَہُمْ کُلَّہُمْ کَمَا عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ۔ — حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیام قیامت تک کی تمام مخلوقات الٰہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیش کی گئی حضور نے جمیع مخلوقات گذشتہ اور آئندہ سب کو

Marfat.com

پہچان لیا۔ جس طرح آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام نام سکھائے گئے تھے

علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں:

اَلنُّفُوْسُ الْقُدْسِیَّۃُ اِذَا تَجَرَّدَتْ عَنِ الْعَلَائِقِ الْبَدَنِیَّۃِ اِتَّصَلَتْ بِالْمَلَاءِ الْاَعْلٰی وَلَمْ یَبْقَ لَھَا حِجَابٌ فَتَرٰی وَتَسْمَعُ الْکُلَّ کَالْمُشَاھِدِ۔

پاکیزہ جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہو کر عالم بالا سے ملتی ہیں ان کے لئے کوئی پردہ نہیں رہتا ہے۔ وہ ہر چیز کو ایسا دیکھتی اور سنتی ہیں جیسے پاس حاضر ہیں۔

امام ابن الحاج مکی مدخل اور امام قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں

قَدْ قَالَ عُلَمَاءُنَا رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا فَرْقَ بَیْنَ مَوْتِہٖ وَحَیَاتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مُشَاھَدَتِہٖ لِاُمَّتِہٖ وَمَعْرِفَتِہٖ بِاَحْوَالِھِمْ وَنِیَّاتِھِمْ وَعَزَائِمِھِمْ وَخَوَاطِرِھِمْ وَذَالِکَ جَلِیٌّ عِنْدَہٗ لَاخِفَاءَ بِہٖ۔

بیشک ہمارے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حالت حیات دنیوی اور اس وقت کی حالت میں کچھ فرق نہیں ہے اس بات میں کہ حضور اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں۔ ان کے ہر حال ان کی ہر نیت ان کے ہر ارادے، ان کے دلوں

Marfat.com

کے ہر خطرے کو پہچانتے ہیں
اور یہ سب چیزیں حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم پر ایسی روشن
ہیں جن میں اصلاً کسی طرح کی
پوشیدگی نہیں۔

یہ عقیدے ہیں علمائے ربانیین کے۔ محمد رسول اللہ کی جناب ارفع میں، جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ شیخ شیوخ علمائے ہند، مولانا شیخ محقق نور اللہ تعالیٰ مرقدہٗ الکریم مدارج شریف میں فرماتے ہیں:-

"ذکر کن[1] اورا درود بفرست بروئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ وباش در حال ذکر گویا حاضر ہست پیش تو در حالتِ حیات ومی بینی تو اورا متادب با جلال وتعظیم وہیبت وامید بداں کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم می بیند ومی شنود کلام ترا زیرا کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متصف است بصفات اللہ ویکے از صفاتِ الہٰی آنست کہ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ۔"

---

[1] ان کی یاد کرو اور ان پر درود بھیج۔ اور ذکر کے وقت ایسے ہو جاؤ، گویا تم ان کی زندگی میں ان کے سامنے حاضر ہو اور ان کو دیکھ رہے ہو (باقی صد ۱۲۵ پر)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں شیخ محقق پر، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارا دیکھنا ذکر کیا۔ گویا فرمایا۔ اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیکھنا ہیں بیان کیا، بد انکہ بڑھایا۔ تاکہ اسے کوئی گویا کے نیچے داخل نہ سمجھے۔ غرض ایمانی نگاہوں کے سامنے اس حدیث پاک کی تصویر کھینچ دی کہ :۔

اُعْبُدِ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ ۔	اللہ تعالیٰ کی عبادت کر گویا تو اسے دیکھو رہا ہے اور اگر تو اسے نہ دیکھے تو وہ تو یقیناً تجھے دیکھتا ہے

جل جلالہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ نبیہٖ وآلہٖ وبارک وسلم ۔

نیز فرماتے ہیں ؛

"ہرچہ در دنیا است زمانِ آدم تا نفخۂ اولیٰ بر وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوالِ اورا از اول تا آخر معلوم گردید یارانِ خود را نیز از بعضے ازاں احوال خبر داد۔"

(باقی حاشیہ صہ ۱۳۴) پورے ادب اور تعظیم سے رہو۔ ہیبت بھی ہو اور امید بھی، اور جان لو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں دیکھ رہے ہیں اور تمہارا کلام سن رہے ہیں کیونکہ وہ صفات الٰہیہ سے متصف ہیں اور اللہ کی ایک صفت یہ ہے کہ، جو مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔ ۱۲

لے جو کچھ دنیا میں پہلے صور کے پھونکے جانے تک (باقی صہ ۱۳۶ پر)

Marfat.com

نیز فرماتے ہیں :۔

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ[1] و وے صلی اللہ علیہ وسلم دانا است بہمہ چیز از شیونات واحکام الٰہی واحکام صفاتِ حق واسمار وافعال وآثار وجمیع علومِ ظاہر وباطن وا وّل وآخر احاطہ نمودہ ومصداق، فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ہ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَوٰتِ أَفْضَلُهَا وَمِنْ أَتَمِّهَا وَأَكْمَلِهَا۔

شاہ ولی اللہ دھلوی، فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں کہ :۔

فَاضَ عَلَيَّ مِنْ جَنَابِهِ الْمُقَدَّسِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَيْفِيَّةُ الْعَبْدِ مِنْ	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے مجھ پر اس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ

(صـ ۱۲۵ کا باقی حاشیہ)

ان پر (صلی اللہ علیہ وسلم) منکشف کر دیا تاکہ انھیں اوّل سے آخر تک تمام احوال معلوم ہو جائیں۔ انھوں نے بعض اصحاب کو ان احوال میں سے بعض کی اطلاع دی۔

[1] وهو بكل شيء عليم، اور وہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سب چیزوں کو جاننے والے ہیں، احوال، احکامِ الٰہی، احکامِ صفاتِ حق، اسمار، افعال اور آثار، تمام علوم ظاہر و باطن، اوّل و آخر کا احاطہ کئے ہوئے ہیں اور فوق کل ذی علم علیم کے مصداق ہیں۔

Marfat.com

حَيِّزِهٖ اِلٰى حَيِّزِ الْقُدُسِ فَيَتَجَلّٰى لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ كَمَا اَخْبَرَ عَنْ هٰذَا الْمَشْهَدِ فِيْ قِصَّةِ الْمِعْرَاجِ الْمَنَامِيِّ۔

اپنے مقام سے مقامِ مقدس تک کیونکر ترقی کرتا ہے کہ اس پر ہر چیز روشن ہو جاتی ہے جس طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے معراجِ خواب کے قصّے میں خبر دی۔

قرآن وحدیث واقوالِ آئمہ قدیم حدیث سے اس مطلب پر دلائل بے شمار ہیں اور خدا انصاف دے تو یہی اقل قلیل کہ مذکور ہوئے بسیار ہوئے۔ غرض شمس وامس کی طرح کی روشن ہوا کہ عقیدۂ مذکورۂ زید کو معاذاللہ کفر وشرک کہنا خود قرآن عظیم پر تہمت رکھنا اور احادیث صحیحہ صریحہ شہیرہ کثیرہ کو رد کرنا اور بہ کثرت آئمہ دین واکابرِ علمائے عاملین، واعاظم اولیائے کاملین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز صاحب کو بھی عیاذاً باللہ کافر ومشرک بنانا اور بحکم ظواہر احادیث صحیحہ وروایاتِ معتمدہ فقہیہ خود کافر ومشرک بننا ہے اس کے متعلق احادیث وروایات واقوال آئمہ وترجیحات وتصریحات فقیر کے رسالہ النّھی الاکید عن الصّلٰوۃ وراء عدی التّقلید ورسالہ الکوکبۃ الشھابیۃ علٰی کفریات ابی الوھابیۃ وغیرہما میں ملاحظہ کیجیے۔

افسوس کہ ان شرک فروش اندھوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ علم

Marfat.com

الہٰی ذاتی ہے اور علم خلق عطائی۔ وہ واجب یہ ممکن، وہ قدیم یہ حادث وہ نامخلوق یہ مخلوق وہ نامقدور یہ مقدور وہ ضروری البقا یہ جائز الفنا، وہ ممتنع التغیر، یہ ممکن التبدل۔ ان عظیم تفرقوں کے بعد احتمالِ شرک نہ ہوگا، مگر کسی مجنوں کو بصیرت کے اندھے اس علم ماکان وما یکون بمعنیٰ مذکورہ ثابت جاننے کو معاذاللہ! علم الہٰی سے مساوات مان لینا سمجھتے ہیں حالانکہ العظمۃ للہ علمِ الہٰی تو علم الہٰی جس میں غیر متناہی علوم تفصیلی فراوانی بالفعل کے غیر متناہی سلسلے غیر متناہی بار وہ جسے گویا مصطلح حساب کے طور پر غیر متناہی کا مکعب کہیے بالفعل و بالدوام ازلاً ابداً موجود ہیں۔ یہ شرق تاغرب وسماوات وارض و عرش تا فرش وَمَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ مِنْ اَوَّلِ یومٍ اِلیٰ اٰخرِ الاَیَّام سب کے ذرے ذرے کا حال تفصیل سے جاننا و بالجملہ جملہ مکتوبات لوح و مکنونات قلم کو تفصیلاً محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ یہ تو ان کے طفیل سے ان کے بھائیوں حضرات مرسلینِ کرام علیہ و علیہم افضل الصلوٰۃ واکمل السلام بلکہ ان کی عطا سے ان کے غلاموں، بعض اعاظم اولیائے عظام قدست اسرارہم کو ملا، اور ملتا ہے۔ ہنوز علومِ محمدیہ میں وہ بحار ذخار ناپیدا کنار ہیں جن پر ان کی فضیلت کلیہ اور افضلیت مطلقہ کی بنا ہے۔ اللہ عزوجل کی بیشمار رحمتیں

ف۔ تمام ماکان وما یکون کا علم علوم حضور سے ایک علم ہے۔ یہ تو ان کی عطا سے ان کے غلاموں اکابر اولیاء کو بھی ملتا ہے۔ ۱۲

Marfat.com

امام اجل محمد بوصیری شرف الحق والدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں:

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یعنی یارسول اللہ! دنیا اور آخرت، دونوں حضور کے خوانِ جود وکرم سے ایک ٹکڑا ہیں اور لوح وقلم کا تمام علم جن میں مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ مندرج ہے. حضور کے علوم سے ایک حصّہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْكَ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَصَحْبِكَ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ۔

مولانا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری زبدہ شرح بردہ میں فرماتے ہیں:

تَوْضِيْحُهٗ اِنَّ الْمُرَادَ بِعِلْمِ	یعنی، توضیح اس کی یہ ہے کہ علوم
اللَّوْحِ مَا اُثْبِتَ فِيْهِ مِنَ النُّقُوْشِ	سے مراد نقوشِ قدس وصورِ غیب
الْقُدْسِيَّةِ وَالصُّوَرِ الْغَيْبِيَّةِ	ہیں جو اس میں منقوش ہوئے اور قلم
وَبِعِلْمِ الْقَلَمِ مَا اَثْبَتَ فِيْهِ	کے علم سے مراد وہ ہیں جو اللہ عزوجل
كَمَا شَاءَ وَالْاِضَافَةُ لِاَدْنٰى	نے جس طرح چاہا اس میں ودیعت
مُلَابَسَةٍ وَكَوْنُ عِلْمِهِمَا مِنْ	رکھے، ان دونوں کی طرف علم کی
عُلُوْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ	اضافت ادنیٰ علاقے یعنی محلیت
وَسَلَّمَ اَنَّ عُلُوْمَهٗ تَتَنَوَّعُ	نقش واثبات کے باعث ہے اور
اِلَى الْكُلِّيَّاتِ وَالْجُزْئِيَّاتِ	ان دونوں میں جس قدر علوم
وَحَقَائِقَ وَمَعَارِفَ وَعَوَارِفَ	ثبت ہیں ان کا علم علوم محمدیہ

Marfat.com

تَتَعَلَّقَ بِالذَّاتِ وَالصِّفَاتِ
وَعِلْمُهُمَا اِنَّمَا يَكُوْنَ سَطْرًا
مِنْ سُطُوْرِ عِلْمِهٖ وَنَهْرًا
مِنْ بُحُوْرِ عِلْمِهٖ ثُمَّ مَعَ هٰذَا
هُوَ مِنْ بَرَكَتِهٖ وَوُجُوْدِهٖ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک پارہ ہونا۔ اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں، علوم کلیہ، علوم جزیہ، علوم حقائق اشیاء و علوم اسرار خفیہ اور وہ علوم اور معرفتیں کہ ذات و صفات حضرت عزت جل جلالہٗ سے متعلق ہیں اور لوح و قلم کے جملہ علوم علوم محمدیہ کی سطروں سے ایک سطر، اور ان کے دریاؤں سے ایک نہر ہیں پھر یہ ہیں ہمہ وہ حضور ہی کی برکت وجود سے تو ہیں، کہ اگر حضور نہ ہوتے تو نہ لوح و قلم ہوتے نہ ان کے علوم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وصحبہ بارک وسلم

منکرین کو صدمہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے روز اول سے قیامت تک کے تمام ما کان و ما یکون کا علم تفصیلی مانا جاتا ہے لیکن بحمد اللہ تعالیٰ وہ جمیع علم ما کان و ما یکون علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم سمندروں سے ایک نہر بلکہ بے پایاں موجوں سے ایک لہر قرار پاتا ہے۔

Marfat.com

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ٥ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ٥

نصوصِ حصر یعنی جن آیات واحادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ علمِ غیب خاصۂ خدا تعالیٰ ہے۔ مولیٰ عزّوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا، قطعاً حق اور بحمدہ اللہ تعالیٰ مسلمان کے ایمان ہیں مگر منکر مستکبر کا اپنے دعوائے باطلہ پران سے استدلال اور اس کی بنا پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ بمعنی مذکور ماننے والے پر حکم کفر وضلال، نص جنون وخام خیال بلکہ خود مستلزمِ کفر وضلال ہے۔

علم بہ اعتبار منشا دو قسم کا ہے۔ ذاتی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو، اور عطائی کہ اللہ عزوجل کا عطیہ ہو اور بہ اعتبار متعلق بھی دو قسم ہے۔ علم مطلق یعنی محیطِ حقیقی، تفصیلی فعلی فروانی کہ جمیع معلومات الہیہ عزّوعلا کو جن میں غیر متناہی معلومات کے سلاسل وہ بھی غیر متناہیہ وہ بھی غیر متناہی بار داخل۔ اور خود کنہ ذاتِ الٰہی واحاطۂ تام صفات الہیہ نامتناہی سب کو شامل فرداً فرداً تفصیلاً مستغرق ہو اور مطلق علم یعنی جاننا، اگر محیط باحاطۂ حقیقیہ نہ ہو۔ ان تقسیمات میں علم ذاتی وعلم مطلق یعنی مذکور بلا شبہ اللہ عزوجل کے لئے خاص ہیں اور ہرگز کسی غیر خدا کے لئے ان کے حصول کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

Marfat.com

ہم ابھی بیان کر آئے ہیں کہ علمِ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ بمعنی مسطور اگرچہ کیسا ہی تفصیلی بروجہ اتم و اکمل ہو، علومِ محمدیہ کی وسعتِ عظیمہ کو نہیں پہنچتا پھر علومِ محمدیہ تو علومِ الٰہیہ ہیں، جلّ وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور مطلق علم ہرگز حضرت حق عزوعلا سے خاص نہیں بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے۔ مولیٰ عزّوجل کا علم عطائی ہونے سے پاک ہے تو، نصوصِ حصر میں یقیناً قطعاً وہی قسم اوّل مراد ہو سکتی ہے نہ کہ قسم اخیر اور بداہتہً ظاہر کہ علم تفصیلی جملہ ذرّات مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ بمعنی مزبور بلکہ اس سے ہزار در ہزار ازید و افزوں علم بھی کہ بہ عطائے الٰہی مانا جائے، اسی قسم اخیر سے ہوگا، تو نصوصِ حصر کو مدعائے مخالف سے اصلاً مس نہیں بلکہ وہ اس کی صریح جہالت پر نص ہیں وللہ الحمد۔ یہ معنی باآنکہ خود بدیہی و واضح ہے۔ آئمہ دین نے اس کی تصریح بھی فرمائی۔

امامِ اجل ابوذکریا نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، اپنے فتاویٰ پھر امام ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

لَا یَعْلَمُ ذٰلِکَ اِسْتَقْلَالًا وَعِلْمَ اِحَاطَۃٍ بِکُلِّ الْمَعْلُوْمَاتِ اِلَّا اللّٰہُ تَعَالٰی اَمَّا الْمُعْجِزَاتُ وَالْکَرَامَاتُ فَبِاِعْلَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی لَھُمْ عُلِمَتْ وَکَذَا مَا

یعنی، آیت میں غیرِ خدا سے نفی علم غیب کے یہ معنی ہیں کہ غیب اپنی ذات سے بے کسی کے بتائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو محیط ہو جائے یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ رہے انبیاء

Marfat.com

عُلِمَ بِاجراءِ العَادَۃِ: کے معجزے اور اولیاء کی کرامتیں یہاں تو اللہ عزوجل کے بتانے سے انھیں علم ہوا ہے۔ یوں ہی وہ باتیں کہ عادت کی مطابقت سے جن کا علم ہوتا ہے۔

مخالفین کا استدلال محض باطل و خیال محال ہونا تو یہیں سے ظاہر ہو گیا، مگر فقیر نے اپنے رسائل میں ثابت کیا ہے کہ یہ استدلال ان ضلّال کے خود اقراری کفر و ضلال کا تمغہ ہے، نیز انھیں میں روشن کیا کہ خلق کے لئے ادعائے علم غیب پر فقہا کا حکم کفر بھی درجہ اولائے حقیقت حق میں اسی صورت علم ذاتی اور درجہ اخرائے طرز فقہا میں علم مطلق بمعنی مرقوم کے ساتھ مخصوص ہے، جیسا کہ محققین کے کلام میں منصوص ہے۔

بکر پر مکر کا وہ زعم مردود جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت (کچھ نہیں جانتے) کا لفظ ناپاک ہے، وہ بھی کلمۂ کفر و ضلال بیباک ہے۔ بکر نے جس عقیدے کو کفر و شرک کہا اور اس کے رد میں یہ کلام بد فرجام بکا، خود اسی میں تصریح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت حق جل شانہ نے یہ علم عطا فرمایا ہے۔ لاجرم بکر کی یہ نفی مطلق شامل علم عطائی بھی ہے اور خود بعض شیاطین الانس کے قول سے استناد بھی اس تعلیم پر دلیل جلی ہے کہ اس قول میں خواہ

ف۔ اپنے خاتمے کا حال حضور کو معلوم نہ ماننا صریح کفر ہے۔

Marfat.com

یوں اور خواہ یوں، دونوں صورت پر حکم شرک دیا ہے۔ اب اس لفظ قبیح کے کلمۂ کفر صریح ہونے میں کیا تامّل ہوسکتا ہے۔ قرآنِ عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب رسالت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار بلکہ نبوّت تمام انبیاء کا انکار، سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیص مکان بلکہ رب العزۃ جلالہ کی توہین شان۔ ایک دو کفر ہوں تو گنے جائیں، والعیاذ باللہ ربّ العالمین۔

یوں ہی اس کا قول کہ "اپنے خاتمے کا بھی حال معلوم نہ تھا" صریح کلمۂ کفر وخسار اور بشمار آیاتِ قرآنیہ و احادیث متواترہ کا انکار ہے۔ آیۂ کریمہ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مع حدیث صحیحین بخاری ومسلم۔

بعض اور سنیئے، قال اللہ تعالیٰ

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى	اے نبی! بیشک آخرت تمہارے لئے دنیا سے بہتر ہے

وقال اللہ تعالیٰ:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى	بیشک نزدیک ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا عطا فرمائے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے

وقال اللہ تعالیٰ:

يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ	جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے صحابہ کو ان کا نور ان کے آگے

Marfat.com

اور دامنے جولان کرے گا

وقال اللہ تعالیٰ:

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قریب ہے، کہ تمہارا رب تمہیں تعریف کے مکان میں بھیجے گا جہاں اولین و آخرین سب تمہاری حمد کریں گے

وقال اللہ تعالیٰ:

تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَيَجْعَلُ لَّكَ قُصُوْرًا ہ علی قِرْأَةِ الرَّفعِ قِرَاءَةِ ابنِ كَثِيرٍ وَابْنِ عَامِرٍ وَرِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ ؛

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اپنی مشیت سے تمہارے لئے اس خزانہ و باغ سے (جس کی طلب یہ کافر کر رہے ہیں) بہتر چیزیں کر دیں جنتیں جن کے نیچے نہریں رواں اور وہ تمہیں بہشت بریں کے اونچے اونچے محل بخشے گا۔

اِلٰی غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيَاتِ۔

اور احادیث کریمہ میں تو جس تفصیل جلیل سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و خصائص وقتِ وفاتِ مبارک و برزخ مطہر و حشر منور و شفاعت و کوثر و خلافتِ عظمیٰ و سیادتِ کبریٰ و دخولِ

لہ دوڑے گا ۱۲

Marfat.com

درودیت وغیر با وارد ہیں، انھیں جمع کیجئے تو ایک دفتر طویل ہوتا ہے۔ یہاں صرف ایک حدیث تبرکاً سن لیجئے۔

جامع ترمذی شریف میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِیْبُہُمْ اِذَا وُفِدُوْا وَاَنَا خَطِیْبُہُمْ اِذَا اُنْصِتُوْا وَاَنَا مُسْتَشْفِعُہُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُہُمْ اِذَا یَئِسُوْا اَلْکَرَامَۃُ وَالْمَفَاتِیْحُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَاَنَا اَکْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ یَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ کَاَنَّہُمْ بَیْضٌ مَکْنُوْنٌ اَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ۔

جب لوگوں کا حشر ہوگا تو سب سے پہلے میں مزار اطہر سے باہر تشریف لاؤں گا اور جب وہ سب دم بخود رہیں گے تو ان کا خطبہ خواں میں ہوں گا اور جب وہ روکے جائیں گے تو ان کا شفاعت خواہ میں ہوں گا اور جب وہ ناامید ہو جائیں گے تو ان کا بشارت دینے والا میں ہوں گا عزت دینا، اور تمام کنجیاں اس دن میرے ہاتھ ہوں گی۔ لواء الحمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔ بارگاہِ عزت میں میری عزت تمام اولاد آدم سے زائد ہے۔ ہزار خدمت گار میرے ارد گرد گویا وہ گرد و غبار سے پاکیزہ انڈے ہیں محفوظ رکھے ہوئے یا جگمگاتے موتی

Marfat.com

ہیں بکھرے ہوئے۔

بالجملہ بکر پر مکر کے گم راہ و بددین ہونے میں اصلا شبہ نہیں۔ اور اگر کچھ نہ ہوتا تو صرف اتنا ہی کہ تقویۃ الایمان پر جو حقیقتاً تفویۃ الایمان ہے، اس کا ایمان ہے، یہی اس کا ایمان سلامت نہ رکھنے کو بس تھا، جیسا کہ فقیر کے رسالہ الکوکبۃ الشھابیۃ وغیرہا کے مطالعے سے ظاہر ہے

اِذَا کَانَ الغُرَابُ دَلِیْلَ قَوْمٍ
سَیَھْدِیْھِمْ طَرِیْقَ الْھَالِکِیْنَا

والعیاذ باللہ تعالیٰ

وہ شخص جو شیطان کے علم ملعون کو علمِ اقدس حضور پر نور عالم ماکان و مایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زائد کہے، اس کا جواب اس کفرستان ہند میں کیا ہوسکتا ہے انشاء اللہ القہار روز جزا وہ ناپاک ناہنجار اپنے کیفر کفری گفتار کو پہنچے گا وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ہ یہاں اسی قدر کافی ہے کہ یہ ناپاک کلمہ صراحتاً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عیب لگاتا ہے۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگانا کلمہ کفر نہ ہوا تو اور کیا کلمہ کفر ہوگا۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ — اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے

---

[1] جب کوا کسی قوم کا رہبر ہو تو وہ اس کو ہلاکت کی راہ پر ڈال دے گا ۱۲۔

Marfat.com

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ؕ

ہیں ان کے لئے دکھ کی مار ہے۔ جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو۔ اللہ نے ان پر لعنت فرمائی ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے تیار کر رکھی ہے، ذلت والی مار۔

شفائے امام اجل قاضی عیاض اور شرح علامہ شہاب خفاجی مسمّٰی بہ نسیم الریاض میں ہے:

جَمِيْعُ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ شَتَمَهٗ اَيْ عَابَهٗ هُوَ اَعَمُّ مِنَ السَّبِّ فَاِنَّ مَنْ قَالَ فُلَانٌ اَعْلَمُ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَابَهٗ وَنَقَصَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَسُبَّهٗ (فَهُوَ سَابٌّ وَالْحُكْمُ فِيْهِ حُكْمُ السَّابِّ) مِنْ غَيْرِ فَرْقٍ بَيْنَهُمَا (لَا نَسْتَثْنِيْ مِنْهُ) (فَصْلًا) اَيْ صُوْرَةً (وَلَا نَمْتَرِيْ) فِيْهِ تَصْرِيْحًا كَانَ اَوْ

یعنی، جو شخص نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو گالی دے یا حضور کو عیب لگائے اور یہ گالی دینے سے عام تر ہے کہ جس نے کسی کی نسبت کہا کہ فلاں کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے، اس نے ضرور حضور کو عیب لگایا۔ حضور کی توہین کی۔ اگرچہ گالی نہ دی۔ یہ سب گالی دینے والے کے حکم میں ہے۔ ان کے اور گالی دینے والے کے حکم میں کوئی

Marfat.com

تَدْرِیْجاً وَهٰذَا کُلُّہٗ اِجْمَاعٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَاَئِمَّۃِ الْفَتْوٰی مِنْ لَّدُنِ الصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اِلٰی ھَلُمَّ جَراً ؛ اھ مُخْتَصِراً۔

کوئی فرق نہیں۔ نہ ہم اس سے کسی صورت کا استثنا کریں، نہ اس میں شک وتردد کو راہ دیں۔ صاف صاف کہا ہو یا کنایہ سے۔ ان سب احکام پر تمام علمار اور ائمہ فتوے کا اجماع ہے کہ زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے آج تک برابر چلا آیا ہے۔

نَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَنَعُوْذُ بِہٖ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ہ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ تَعَالٰی اَعْلَمُ

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اس سوال کے ورد دیرا یک مبسوط کتاب منقسم بہ چار باب مسمّٰی بہ نام تاریخی مَالِیُّ الحبیب ۱۳۱۸ھ بعلوم الغیب کی طرح ڈالی۔ باب اوّل نصوص یعنی فوائد جلیلہ ونفائس جزیلہ کہ ترصیف دلائل اہلسنت کے مقدمات ہوں۔

باب دوم، نصوص یعنی اپنے مدعا پر دلائل جلائل قرآن وحدیث واقوال آئمہ قدیم وحدیث۔

باب سوم : عموم وخصوص کہ احاطہ علوم محمدیہ میں تحریر محل نزاع کرے

باب چہارم : قطع اللصوص، یعنی اس مسئلے میں تمام مہملات نجدیہ

Marfat.com

و نیو کہن کی سرنگنی و تکبر شکنی، مگر فصوص و نصوص کے ہجوم و وفور نے ظاہر کر دیا، کہ اطالت تاحد ملالت متوقع، لہذا باذن اللہ تعالیٰ نفعِ عامّہ کے لئے اس بحرِ ذخار سے ایک گوہر شہوار لامع الانوار گویا خزائن الاسرار سے درِ مختار مسمّی بہ نام تاریخی "اَللُّؤْلُؤُ الْمَکْنُوْن فِیْ عِلْمِ الْبَشِیْرِ ۱۳۱۸ھ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْن" چن لیا، جس نے جمع و تلفیق کے عوض نفع و تحقیق کی طرف بحمد اللہ زیادہ رخ کیا۔ اس کے ایک ایک نور نے نور السمٰوٰت والارض جل جلالہٗ کے عون سے وہ تابشیں دکھائیں کہ ظلماتِ باطلہ کافور ہوتی نظر آئیں۔

یہ چند حرفی فتویٰ کہ اس کے لمعات سے ایک مختصر شعشہ اور بلحاظ تاریخ بنام انبار المصطفٰے بحال سرّ و اخفیٰ مسمّی ہے۔ اس کے تمام اشارات خفیہ کا بیان مفصّل اسی پر محول ذی علم ماہر تو ان ہی چند حروف کو انشاء اللہ تعالیٰ سب خرافات و جزافاتِ مخالفین کو کیفر حیثانی کر سکتا ہے مگر جو صاحب تفصیل کے ساتھ دست نگر ہوں بعونہٖ تعالیٰ رسائل مذکورہ کے لآلی متلالی سے بہرہ ور ہوں۔ حضرات مخالفین سے بھی گذارش ہے کہ کہ اگر توفیق الٰہی مساعدت کرے، یہی حرفِ مختصر ہدایت کرے تو از یں چہ بہتر، ورنہ اگر بوجہ کوتاہئ فہم و غلبۂ وہم و قلّت تدرّب و شدت تعصب اپنی تمام جہالاتِ فاحشہ کی پردہ دری ان مختصر سطور میں نہ دیکھ سکیں، تو اسی مہر جہاں تاب کا انتظار کریں، جو بہ عنایتِ الٰہی و اعانت رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی تمام ظلمتوں کی صبح کر دے گا۔ ان کا ہر کاسۂ سوال آب زلال ردّ و ابطال سے بھر دے گا۔

Marfat.com

اَلَآ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ط وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ ط

کیا فائدہ کہ اس وقت آپ کا خواب غفلت کچھ بدیات[ل] کا رنگ دکھائے، اور جب صبحِ ہدایت افقِ سعادت سے طالع ہو تو کھل جائے کہ ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو کہا افسانہ تھا

مع ہذا طائفہ ارانب و ثعالب کو یہی مناسب کہ جب شیر ژیاں کو چہل قدمی کرتا دیکھ لیں سامنے سے ٹل جائیں۔ اپنے اپنے سوراخوں میں جان چھپائیں۔ نہ یہ کہ اس وقت اس کے خرام نرم پر غرہ ہو کر آئیں۔ اس کی آتشِ غضب کو بھڑکائیں۔ اپنی موت اپنے منہ بلائیں۔ ؎

نصیحت گوش کن جاناں کہ ازجاں دوستر خواہند
شغالانِ ہزیمت مند خشم شیر ہیجا را

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلِسَائِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالصَّلَوَاتُ الزَّاکِیَاتُ وَالتَّحِیَّاتُ النَّامِیَاتُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الْمُغَیَّبَاتِ مَظْهَرِ الْخَفِیَّاتِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْکِرَامِ السَّادَاتِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ تَعَالٰی

ل بیہودہ گوئی ۱۲

Marfat.com

اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ جَلَّ مَجْدُهٗ وَاَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہٗ

عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی النبی الاُمّی

صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

کتب ماخذ

	نام کتاب	نام مصنف
(۱)	بخاری شریف	امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ
(۲)	مسلم شریف	مسلم بن حجاجؒ
(۳)	براھین قاطعہ	رشید احمد گنگوہی
(۴)	ترمذی	ابو عیسیٰ
(۵)	اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ
(۶)	طبقات ابن سعد	ابن سعد
(۷)	مسند احمد	احمد بن حنبلؒ
(۸)	طبرانی	طبرانیؒ
(۹)	نسیم الریاض	خفاجیؒ
(۱۰)	مواہب اللدنیہ	امام احمد قسطلانیؒ
(۱۱)	حلیہ	ابو نعیم
(۱۲)	ضیاء مختارہ	
(۱۳)	تیسیر	
(۱۴)	مدخل	ابن الحاج مکیؒ

Marfat.com

(۱۵) مدارج النبوۃ	شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ
(۱۶) زبدہ شرحِ بردہ	ملاّ علی قاریؒ
(۱۷) فتاویٰ حدیثیہ	ابن حجر مکی

Marfat.com

تضمینِ مائلِ دکھنی

بَلَغَ العُلیٰ بکمالہٖ — کَشَفَ الدُّجیٰ بجمالہٖ
حَسُنَت جمیعُ خِصالہٖ — صلّو علیہِ و آلہٖ

تری ذات پاک ہے مصطفیٰ — ترا حسن ازل سے ہے چلبلا
نہ تو ذات بحت میں چھپ سکا — نہ صفت میں آکے ہوا جدا
کھلا رنگ، منہ پہ جو اسم کا — گُلِ میم صورت بو اڑا
تری لامکاں میں بندھی ہوا — تو احد ہوا تو احد ہوا

بَلَغَ العُلیٰ بکمالہٖ — کَشَفَ الدُّجیٰ بجمالہٖ
حَسُنَت جمیعُ خِصالہٖ — صلّو علیہِ و آلہٖ

یہ بتا مجھے فلکِ کہن — تو بنا ہے شام سے کیوں دلہن
کہ زمیں بھی کہتی ہے جانِ من — کھلا رنگ منہ میں چمن چمن
تری چال میں بھی ہے بانکپن — ذرا اور تن، ذرا اور تن
ترے گھر جو آئیں شہِ زمن — تو سنا دے اُن کو یہی سخن

بَلَغَ العُلیٰ بکمالہٖ — کَشَفَ الدُّجیٰ بجمالہٖ
حَسُنَت جمیعُ خِصالہٖ — صلّو علیہِ و آلہٖ

شبِ وصل وصل سے باخبر — ہوا محوِ خواب جو وہ قمر
اڑے جبرئیل بزورِ پر — کہ براق لائے زمین پر

Marfat.com

اُسے چھوڑ کر وہ قریبِ در ۔ گئے خواب گاہ میں جھکائے سر
اُٹھے نیند سے جو شہِ بشر ۔ یوں کہا فرشتے نے جھوم کر
بَلَغَ العُلیٰ بکمالہٖ ۔ کَشَفَ الدُّجیٰ بجمالہٖ
حَسُنَت جمیعُ خصالہٖ ۔ صلّوا علیہِ وآلہٖ

وہ بُراق جس پہ پڑی تھی جُل ۔ جسے بے پئے تھا سرورِ مُل
چڑھے آ کے اُس پہ شہِ رُسُل ۔ وہ اُڑا بصورتِ بوئے گُل
کیا طے جو اُس نے ہوا کا پُل ۔ تو فلک پہ بجنے لگے دُہل
تھے جلو میں شہ کے فرشتے کُل ۔ تھا ہٹو بڑھو کے عوض یہ غُل
بَلَغَ العُلیٰ بکمالہٖ ۔ کَشَفَ الدُّجیٰ بجمالہٖ
حَسُنَت جمیعُ خصالہٖ ۔ صلّوا علیہِ وآلہٖ

کھُلے مثلِ چشمِ جناں کے دَر ۔ نکل آئیں حوریں برہنہ سر
سَر و پا کی کچھ نہ رہی خبر ۔ لگیں ڈھونڈھنے وہ اِدھر اُدھر
رُخِ پاک پہ جو پڑی نظر ۔ تو عجب طرح کا ہوا اثر
وہ گریں پکڑ کے دِل و جگر ۔ کہا گرتے گرتے پکار کر
بَلَغَ العُلیٰ بکمالہٖ ۔ کَشَفَ الدُّجیٰ بجمالہٖ
حَسُنَت جمیعُ خصالہٖ ۔ صلّوا علیہِ وآلہٖ

وہ نگاہ جس میں نئی ادا ۔ وہ ادا کہ جس میں نیا مزا
وہ مزا کہ جو ہے کرشمہ زا ۔ وہ کرشمہ جس پہ خدا فدا
ہیں شہید اُس کے سب انبیاءَ ۔ ہیں قتیل اُس کے سب اولیاء
اُسے دیکھتے ہی یہ غُل کیا ۔ لبِ ہر نبی نے جدا جدا

Marfat.com

بَلَغَ العُلےٰ بِکَمَالِہٖ — کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ — صَلُّوا عَلَیہِ وَاٰلِہٖ

گئے سدرہ تک جو شہِ اُمم — مع جاہ و دبدبہ حشم
گئے جبرئیل وہیں پہ تھم — کہ ادب سے بڑھ نہ سکے قدم
چلا مسکرا کے وہ ذی ہمم — تھا عُروج نُور کا دمبدم
لیا عرش پر بھی نہ اُس نے دم — کہا عرشیوں نے یہ تب بہم

بَلَغَ العُلےٰ بِکَمَالِہٖ — کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ — صَلُّوا عَلَیہِ وَاٰلِہٖ

ہوئے جبکہ داخل لامکاں — نظر آیا خالق کُن فکاں
جو گئے قریب شہِ زماں — ہوا وصل صورتِ جسم و جاں
یہ مثال ٹھیک نہیں یہاں — کہ ہے جسم و جاں میں دُوئی نہاں
نہ دُوئی نہاں، نہ کوئی وہاں — کہ ہے لاشریک لہٗ وہاں

بَلَغَ العُلےٰ بِکَمَالِہٖ — کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ — صَلُّوا عَلَیہِ وَاٰلِہٖ

یہ عجیب شب ہے عجب سماں — کہ ہے شاد خالق اُنس و جاں
مرے در سے تا درِ لامکاں — کئی مجلسیں ہیں یہاں وہاں
ہیں فلک پہ سعدیؔ نکتہ داں — ہے زمیں پہ مائل خوش بیاں
کئی پردے گرچہ ہیں درمیاں — وہ پڑھیں وہاں، میں پڑھوں یہاں

بَلَغَ العُلےٰ بِکَمَالِہٖ — کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ — صَلُّوا عَلَیہِ وَاٰلِہٖ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com